

EDIT BY AREEBA SHAHID

"میرے خیال میں ہر محبت یک طرفہ ہی ہوتی ہے۔۔
یہ وصل کا نام نہیں۔ یہ تو فراق کی بہترین دوست ہوتی
ہے۔ اس کو ہجر کا گھونٹ پینا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت
وفا دار ہوتی ہے وصل کی چاہت میں فراق سے صدیوں
کا تعلق تھوڑی توڑ سکتی ہے۔۔"

صوفیہ مہر
پاس منہمی
تمہارے

کتاب نگری اسپیشل



WWW.KITABNAGRI.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

تمہارے پاس میں تھی

Kitab Nagri Special Novel

رائیٹر: صوفیہ مہر

پیش لفظ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میں یہ سٹوری "میرے پاس تم ہو" سے متاثر ہو کر لکھ رہی ہوں۔۔۔ خلیل الرحمان صاحب نے کمال کا پلاٹ پیش کیا ہے۔۔۔ اور ایسی کہانیاں صدیوں بعد رائیٹرز کے قلم سے نکلتی ہیں۔۔۔ اس کہانی میں، میں extreme love کے بعد آنے والی problems کو highlight کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ انسان محبت کی وادی میں قدم رکھ تو لیتا ہے مگر وفاداری کے سارے سبق بھول جاتا ہے۔۔۔ میں اپنے نکتہ کو کس حد تک اجاگر کرنے میں کامیاب رہی ہوں۔۔۔ بتائے گا ضرور۔۔۔

صوفیہ مہر

"تمہارے پاس میں تھی"

رائیٹر: صوفیہ مہر

نویں قسط

"تو تم واپس ملتان جا رہی ہو۔۔۔۔۔" ایمان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، جی اب ساری عمر یہاں تھوڑی رہنا ہے واپس گھر بھی تو جانا ہے نا۔۔۔۔۔؟" سحر نے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتے ہوئے کہا۔

"کب کی گاڑی ہے۔۔۔۔۔؟" ایمان نے سحر کا سحر زدہ روپ دیکھتے ہوئے کہا

"کل شام چار بجے کی ہے۔۔۔۔۔" وہ مصروف انداز میں بولی۔

"ویسے تم بھی چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ enjoy کریں گے۔۔۔۔۔؟" سحر نے اس کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔

"نہیں میں پہلے گھر جاؤں گی پھر کبھی تمہاری طرف آؤں گی۔۔۔۔۔" ایمان نے سلیقے انکار کیا۔

"ویسے یار یہ دن بہت یاد آئیں گے۔۔۔۔۔" ایمان کی آنکھیں ایک دفعہ نم ہوئیں۔

"ہاں یاد تو آئیں گے۔۔۔ لیکن اصول تو یہی ہے ناں کے ہمیں اپنے گھر جانا ہے واپس۔۔۔ ظاہر ہے ہو سٹل میں زندگی کا کچھ حصہ گزارا جاسکتا ہے پوری زندگی نہیں۔۔۔۔" سحر نے حقیقت پسندی سے جواب دیا اور بیگ نکال کر پیکنگ میں مصروف ہو گئی وہ دونوں اسلام آباد میں M.phill کرنے کے لئے آئیں تھیں اور وہاں ہی ہو سٹل میں رہائش پذیر تھیں اب ڈگری مکمل ہونے کے بعد گھر کی جارہی تھیں۔

"ویسے مجھے تو ابھی تک اپنی کالج لائف بھی بہت یاد آتی ہے۔۔۔" ایمان کاٹسوے بہانے کافل موڈ لگ رہا تھا۔

"تمہیں تو ماضی کو یاد کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔" سحر نے جیسے اس کی عقل پر ماتم کیا۔

"کیا انسان اب اچھے دنوں کو یاد بھی نہ کرے۔۔۔۔؟" ایمان نے منہ بسورا۔

"اچھے دنوں کو یاد کرنا بری بات نہیں۔ اچھے دنوں میں رہنا بری بات ہے۔۔۔۔" وہ اب کپڑے تہ کر کر کہ بیگ میں رکھ رہی تھی۔

"تمہیں عمر یاد ہے سحر۔۔۔۔؟" ایمان کے اچانک یوں عمر کا ذکر کرنے پر سحر کا کپڑے تہ کرتا ہاتھ رک گیا۔

"ہاں، یاد ہے۔۔۔۔" وہ چند لمحوں کے توقف کے بعد بولی۔

"ویسے مجھ تو اچھا لگتا تھا وہ اچھا خاصا شریف لڑکا تھا۔ تم ہی اس کو پسند نہیں تھی کرتی۔۔۔۔" ایمان کے ہاتھ اب عمر کا ٹاپک لگ چکا تھا اب اس کی چلتی زبان کون روک سکتا تھا۔

"کیونکہ میں کالج پڑھنے جاتی تھی کسی کو پسند کرنے نہیں۔۔۔۔" وہ ایک دفعہ پھر صاف گوئی سے بولی۔

"اچھا اب اگر وہ دوبارہ تمہاری زندگی میں آگیا تو۔۔۔۔؟" ایمان مزے سے بولی۔

"میرے پاس اس طرح کی فضول باتوں کو سوچنے کے لیے وقت نہیں ہے۔۔۔"

وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے بولی

اور ضروری نہیں ہے وہ ابھی تک میرے عشق میں ہی مجنوں بنا بیٹھا ہو۔۔۔ ہو سکتا ہے اس نے شادی کر لی ہو اور زندگی میں آگے بڑھ گیا ہو۔۔۔ "سحر نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناں وہ ابھی تک تمہارے انتظار میں بیٹھا ہو۔۔۔۔۔" ایمان نے ایک دفعہ پھر کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ تم آج عمر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو میرے خیال سے تمہیں بھی پرسوں گھر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔" سحر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کو ڈپٹا۔

"ہاں تو میں نے کب کہا ہے میں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔" وہ بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے بولی۔

"خالہ کی طرف کب جانا ہے۔۔۔؟" سحر نے موضوع بدلا

"بس تھوڑی دیر میں نکلوں گی وہاں سے پھر مریم کو ساتھ لے کر پرسوں 9 بجے والی گاڑی سے ملتان آ جاؤں گی۔۔۔۔۔" ایمان نے اپنا پلان بتایا۔

"ویسے اچھا تھا ناں ساتھ ہی ملتان کے لئے نکلتے۔۔۔۔۔؟" سحر نے ایمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یار میرا بھی یہی پلان تھا لیکن مریم کو بھی جانا تھا تو میں منع نہیں کر پائی۔۔۔۔۔" وہ تھوڑا داس ہوتے ہوئے بولی۔

"چلو کوئی بات نہیں کون سا ہم لوگ دور ہیں۔۔۔ ایک ہی تو شہر میں رہتی ہیں۔۔۔ ملتے رہا کریں گے ناں۔۔۔۔۔"

سحر نے اس کا اتر اہوا منہ دیکھ کر کر کہا۔

"اچھا میں اب چلتی ہوں مجھے پھر نکلنا بھی ہے۔۔۔۔۔" وہ بے دلی سے بیڈ سے اترتے ہوئے بولی تو سحر نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"آپ ایک دفعہ مجھ پر یقین کر کہ تو دیکھیں سحر۔۔۔ میں آپ سے سچ میں شدید محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں آپ کو اپنا ناچا ہوتا ہوں۔۔۔ کیا آپ کو میری آنکھوں میں میری محبت کی صداقت نظر نہیں آتی۔۔۔؟ میرے الفاظ میرے جذبات کی عکاسی کرتے دیکھائی نہیں دیتے؟ میں آپ کو دنیا بھر کی خوشیاں دینے اور چاند تارے توڑ کر لا کر دینے کا وعدہ نہیں کر رہا۔۔۔ مگر اتنا ضرور یقین دلاتا ہوں میں کبھی ان خوبصورت آنکھوں میں پانی نہیں آنے دوں گا۔ ان گلاب جیسے لبوں سے کبھی مسکان کو جدا نہیں ہونے دوں گا۔ آپ ایک بار بس یہ ہاتھ تھام کر تو دیکھیں۔۔۔۔۔؟" وہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا جس کو اس نے بے دردی سے پرے کر دیا۔

"دیکھو عمر۔۔۔ مجھے محبت پر نہ ہی یقین ہے اور نہ ہی تمہارے اس محبت نامے پر۔۔۔ میں یہاں پڑھنے آتی ہوں کسی کی محبت کا اسیر ہونے نہیں۔۔۔" وہ اس کے کانوں میں امرت کی بجائے سیسہ گھول رہی تھی۔

"میں پھر بھی آپ کا انتظار کروں گا سحر آخری دم تک۔۔۔" وہ ایک جذب سے بولتے ہوئے اٹھ کر چلا گیا۔

سحر کو اپنی اور عمر کی کالج کے آخری دن کی گفتگو یاد آگئی کتنے مان سے وہ اس کا ساتھ مانگ رہا تھا۔ کتنی محبت اور سچائی تھی اس کی آنکھوں اور لہجے میں جس کو وہ اپنی انا کے پاؤں تلے روند آئی تھی۔

"کیا وہ ابھی تک میرا انتظار کر رہا ہو گا۔۔؟ یا زندگی میں آگے بڑھ گیا ہو گا۔۔" اس نے بیگ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے سوچا۔

"خیر جو بھی کرے مجھے اس سے کیا۔۔" وہ اپنے آپ سے کہتی ہوئی الماری سے کپڑے نکالنے لگی اور شاہور لینے چلی گئی۔

"عائشہ بچے کیسی جارہی ہے جاب آپ کی۔۔۔؟" بابا نے اس سے پوچھا جو ابھی آکر کھانا کھانے کے لیے بیٹھی ہی تھی۔۔۔

"بابا بہت اچھی۔۔۔" وہ ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اور کب تک جاب کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔" انہوں نے ایک اور سوال پوچھ لیا

"بابا ابھی تو میں سٹارٹ لیا ہے ابھی مجھے کام کی سمجھ آنے لگی ہے اور آپ چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔" وہ پلیٹ میں سالن نکالتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

"یعنی آپ کو ابھی تک کام کی سمجھ ہی نہیں آئی چھ ماہ سے زیادہ ہو رہے ہیں آپ کو جاب کرتے ہوئے۔۔" وہ ہلکا سا ہنستے۔

"آپ کو پتہ تو ہے اس کا دماغ کتنا چھوٹا سا ہے یہ چھ سال بھی کام کرتی رہے نا پھر بھی اس کو کام کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔" رضا بھائی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھائی میں اتنی بھی نالائق نہیں ہوں۔۔۔۔" وہ ناراضگی سے بولی

"تو بیٹا اتنی لائق بھی نہیں ہو۔۔۔" انہوں نے جھٹ سے جواب دیا۔

"آپ کو نامیری قدر نہیں ہے دیکھ لیجیے گا ایک دن ساری دنیا میں میرا نام لیا جائے گا۔۔۔" وہ ان کے جواب پر جل کر بولی۔

"اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔" وہ سکون سے مسکراتے ہوئے بولے۔

"امی دیکھ رہی ہیں نا آپ۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں پانی لاتے ہوئے بولی۔

"بس، بس اب میری بیٹی کو کوئی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔" انہوں نے پیار سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
تو وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

"ہم بیٹا آیا ہے کوئی فواد لوگوں کی فیملی کی طرف سے فون کب آرہے ہیں۔۔۔۔؟" وہ سب کی باتوں سے بے نیاز سر جھکائے کھانا کھاتی ہوئی ہمارے بولے۔

"جی ابو آنے کا بول رہے تھے میں نے امی سے پوچھ کر ان کو سنڈے کا ٹائم دیا ہے تاکہ عائشہ کو آف نہ لینا پڑے۔۔۔" وہ تفصیل سے بتانے لگیں۔ عائشہ کاروٹی کی طرف بڑھتا ہاتھ ان کی بات سن کر رک گیا اور وہ سوالیہ نظروں سے ہما بھابھی کو دیکھنے لگی۔

"عائشہ یاد ہے ناہم جب سا لگرہ پر گئے تھے میرے بھائی کی طرف تو وہاں ایک خاتون ملیں تھیں تمہیں وہ فواد کی امی ہیں ان کو تم بہت پسند آئی ہو اور وہ اب گھر آرہی ہیں۔۔۔۔" ہما بھابی نے اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر جواب دیا۔

"بھابی کو انوائٹ کر لینا سنڈے کو۔۔۔ ذرا اچھا رہے گا۔۔۔" بابا نے ان کو عمر کی امی کو بھی انوائٹ کرنے کی تاکید کی تو امی نے سر ہلا دیا۔

عائشہ کو لگا اگر منٹ بھی وہ وہاں اور بیٹھی ناں تو وہ اپنا ضبط کھودے گی وہ آہستہ سے اپنی کرسی پیچھے کرتی ہوئی اٹھ گئی

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟"

کھانا تو کھاتی جاؤ۔۔۔۔؟" امی نے اس کو یوں اٹھتے دیکھ کر ٹوکا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔" وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

"یا اللہ ابھی تک پچھلی چوٹ پر قرار نہیں آیا اور اب یہ ایک اور نئی پریشانی۔۔۔؟ میں۔۔۔۔ میں کہاں جاؤں۔۔۔؟ میں کیا کروں۔۔۔۔؟ نا امید نہ ہوں تو اور کیا کروں۔۔۔۔"

مجھے اپنے پاس بلا لیں بس۔۔۔ مجھ میں ہمت اور حوصلہ نہیں رہا اب۔ میں تھک گئی ہوں لڑتے لڑتے۔۔۔ خود سے حالات سے۔۔۔ ہر انسان سے۔۔۔" کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے ایک ہی لمحہ میں ٹوٹ کر گر گئے

۔۔۔۔

"میں مانتی ہوں۔ میں آپ کی فیورٹ ون نہیں ہوں۔ مگر ہوں تو آپ کی ہی بندی ناں۔۔۔؟ آپ تو ہر بندے سے بہت پیار کرتے ہیں۔ ستر ماؤں سے بھی زیادہ۔ میرے سے کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟ اگر آپ میرے سے پیار کرتے ہوتے تو آج میری آنکھوں میں آنسو نہ ہوتے۔ ماں کو کہاں گوارہ ہوتا ہے بچوں کی آنکھ میں آنسو آئیں۔۔۔ مگر میری زندگی۔۔۔؟ میری زندگی تو تماشا بن کر رہ گئی ہے۔۔۔ جس چیز ہی خواہش کرتی ہوں وہی مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔

مجھے نہیں پتہ مجھے بس عمر چاہیے۔ میں مر جاؤں گی اس کے بنا۔۔۔۔" بھیگی آنکھوں سے اس کے اللہ کے ساتھ شکوے ہی ختم نہیں تھے ہو رہے۔

انسان کچھ سوچتا ہے اور خدا کچھ سوچتا ہے بیشک خدا سے بڑا خیر خواہ کوئی نہیں ہے مگر یہ بات انسان کی سمجھ نہیں آتی وہ سمجھتا ہے میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے حالانکہ اللہ تو انصاف کرنے والا ہے وہ تو کسی کی ایک ذرا برابر نیکی بھی ضائع نہیں کرتا تو یہ کیسے ممکن تھا اس کی دعاؤں پر "کن" نہ کہا جاتا۔ ہم سوچتے ہیں ہماری دعا قبول نہیں ہوتی اگر ہمیں ذرا سا بھی اندازہ ہو جائے کہ کس طرح دعا ہماری طرف آنے والی مصیبتوں کو موڑ دیتی ہے تو ساری عمر ہمارا سر سجدے سے ہی نہ اٹھے۔ مگر ہمارا تو کل ہمارا یقین سبب بس ہمارے سیٹ کیے گئے گول تک ہوتا ہے ہمیں اگر وہ گول نہیں ملتا تو ہم اس یقین اور بھروسہ کے ساتھ دعا نہیں مانگتے۔۔۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہے جب خدا پر ڈور چھوڑ دی تو وہ چاہے تو زمین پر ہی رکھے چاہے تو آسمان تک پہنچا دے۔۔۔ مگر نہیں ہم ایسا کرتے ہی نہیں۔ عائشہ بھی اسی طرح یقین اور بے یقینی کے ہنڈولے میں جول رہی تھی۔

وہ خدا ساتھ ہر بات شنیر بھی کر رہی تھی اور ناراضگی بھی دکھا رہی تھی۔۔۔ انسان جتنا مرضی در بہ در گھوم لے واپس تو اسی کے در پر آنا ہوتا ہے ناں۔۔۔۔؟

اس کو ناجانے کتنے پہر ہو گئے تھے روتے ہوئے۔ آنسوؤں سے ترچہ کتنے ہی شکوہ کر رہا تھا خدا سے۔ دور کہیں مسجد سے پچھلے پہر کی اذانوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔

مگر وہ ڈھیٹ بنی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اپنے کانوں پر اس نے ان سنی کے تالے لگانے کی کوشش کی اور دیوار کی جانب منہ کر کے لیٹ گئی۔۔

*

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"کیسی ہو۔۔۔؟"

خیر ہے آج صبح صبح ہی اٹھ گئی ہو۔۔۔۔؟" وہ ٹریک پر رنگ کر رہا تھا جب اس کی اچانک ہی نظر اپنی اور عائشہ کی مخصوص جگہ کی جانب اٹھ گئی جہاں وہ نظریں جھکائے زمین سے پتہ نہیں کیا تلاش کر رہی تھی۔ تو وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس گیا۔

عائشہ نے آواز پر نظریں اٹھا کے دیکھا تو سچ میں سامنے کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔ واک کرنے آئی تھی۔۔۔" وہ اس کے سوال کا بھری ہوئی آنکھوں سے جواب دیتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا خیر ہے ناں تمہاری آنکھوں سے لگ رہا ہے تم روئی ہو۔۔۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں کیوں رونا تھا ہوا چل رہی ہے ناں تو کوئی ریت کا ذرہ آنکھ میں چلا گیا ہے شاید اس لے نمی آگئی۔۔۔۔"

وہ کمال اداکاری سے جھوٹ بول رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کے اس کا لہجہ اس کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہا

عمر نے ایک نظر بھر کر ابھی ابھی سی عائشہ پر ڈالی۔

"چلو اٹھو،۔۔۔" وہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔

"لیکن کہاں۔۔۔؟" وہ اس کا ہاتھ نظر انداز کرتے ہوئے بولی حالانکہ اس ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کتنی ہی حسرت تھی اسے۔۔

"یار کیا ہو گیا ہے تمہارا کا من سینس بالکل ہی فارغ ہے۔ واک کرتے ہیں چلو اٹھو اور کہاں جانا ہے۔۔۔" عمر نے اس کو افسوس بھرے لہجے میں کہا تو وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔

"ویسے کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے مزید۔۔۔؟" عمر راستے میں آنے والے پودوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولا۔

"میں ناراض نہیں ہوں عمر۔۔۔" وہ اپنے قدموں کو اس کا ساتھ دینے روکتی ہوئی موتیا کے پودے کے پاس رکی۔ اور سچ تو یہ تھا وہ سچ میں ناراض نہیں تھی بس دل میں ایک لکیر سی آگئی تھی جس کو وہ چاہ کر بھی مٹا نہیں تھی پارہی۔

"اچھا ناراض نہیں ہو تو یہ تبدیلی یہ بدلاؤ کیسا۔۔۔؟" وہ اس کو رکتا دیکھ کر واپس اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے اس کے پاس آٹھرا۔

"تبدیلی تو فطرت کا حصہ ہے۔ ہر چیز تبدیل ہوتی ہے وقت۔ موسم اور انسان بھی شائد۔ تم کیوں اس بات کو سیریس لے رہے ہو۔۔۔؟" اس نے موتیا کی کلی شاخ سے جدا کرتے ہوئے کہا۔

"مگر تم کو تو میں اس بدلاؤ سے پرے سمجھتا تھا یاد ہے تم کہا کرتی تھی ساری دنیا کے بدلاؤ کے فلسفے ایک طرف اور تم ایک طرف اور آج خود ہی کیوں اپنی بات سے مکر کر اس فلسفہ کو سچ ثابت کر رہی ہو۔۔۔؟" عمر نے اس کے ہاتھوں سے موتیا کی ادھ کھلی کلی لیتے ہوئے کہا۔

"اب حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے نا اس لے۔ خود تو کہتے تھے حقیقت پسند ہو جاؤ۔۔۔؟" وہ عمر کے ہاتھوں میں موجود کلی پر نظریں جماتے ہوئے بولی۔

"میں نے حقیقت پسند ہونے کو کہا تھا زندگی کی تلخی اپنے اندر گھول لینے کو نہیں۔۔۔ حقیقت پسند ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان جینا ہی چھوڑ دے عائشہ کیا دوسرے ہماری زندگی میں اتنے ہی اہم ہوتے ہیں کہ ان کے لیے ہم زندگی سے ہی منہ موڑ لیں۔۔۔؟"

اتنا بھی دوسروں کو اپنی زندگی میں اہم نہیں کرتے کہ وہ آپ سے آپ کی ہنسی، آپ کی زندگی سب کچھ چھین لے۔۔۔۔۔" عمر نے رسائیت سے کہا۔۔۔

"کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے نا عمر ایک انسان کے لیے آپ سر سے لے کر پاؤں تک بدل جاؤ اور پھر وہی انسان بدل جائے۔۔۔۔۔؟" وہ آنکھوں کی نمی چھپانے کے لئے موتیا کے پودے کو وہی چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

"پتہ کیا ہے عائشہ زندگی میں بہت سے لوگ ایسے آتے ہیں جن کی وجہ سے آپ کی زندگی بدل جاتی ہے اور پھر وہ لوگ اس بدلاؤ کو دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیتے ہیں لوگوں کے ساتھ بدلنا سیکھو وہ راستہ بدل لیتے ہیں تو تم بھی راہ بدل لو۔۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں موجود کلی کو اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بولا جو کے مر جھا چکی تھی۔

عائشہ نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود کلی کو دیکھا جس کے مرجھائے ہوئے ٹوٹے پتوں سے بھی خوشبو آرہی تھی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

عمر نے دکھی نظروں سے اپنے سے دور جاتی محبت کی پجاری لڑکی کو دیکھا جو ہر قدم پر اس سے دیوانگی کی حد تک چاہ ظاہر کر رہی تھی اور ایک نظر موتیا کے اداس پودے کو۔
یہ لڑکی سچ میں اس کے لئے آزمائش ثابت ہو رہی تھی۔۔۔۔

"تو تم نے ابھی تک عائشہ سے بات نہیں کی۔۔۔؟" ثنا تقریباً چیختے ہوئے بولی۔

"نہیں ٹائم نہیں ملا اور نہ ہی موقع۔۔۔" اس نے سر جھکا کر وضاحت دی۔

"ابو کو بھی آئے پندرہ دن ہو چکے ہیں پھر نہ کہنا میرے ساتھ زبردستی ہوئی ہے۔۔۔" ثنا نے اس کو وارن کیا۔

"مجھے ایسا کرو اس کا نمبر دو میں خود بات کر لیتی ہوں۔۔۔" اس کو چپ شاہ کاروزہ رکھے دیکھ کر وہ بولی۔

www.kitabnagri.com

"میرے پاس اس کا نمبر نہیں ہے۔۔۔"

"کیا تمہارے پاس اس کا نمبر تک نہیں ہے۔۔۔؟ حد ہو گئی ہے ویسے تو تمہاری زبان اور دماغ بہت چلتے ہیں۔

اب کہاں گئے تمہارے شیطانی دماغ کے آئیڈیاز۔۔۔" ثنا نے تیز لہجہ میں کہا تو وہ سمجھ نہیں سکا یہ تعریف ہے یا بستی۔۔۔؟

"آفس آر ہی ہے وہ۔۔۔؟؟" ایک نیا سوال داؤد کو لگا کے وہ کسی ایگزیکشن ہال میں کھڑا ہے جہاں سوال پر سوال ہو رہا ہے۔

"تم ذرا اپنی انویسٹمنٹ ختم کرو گی تو میں کچھ سوچ لوں۔۔۔؟" وہ بیزاری سے بولا

"ٹھیک ہے بھاڑ میں جاؤ۔ تمہارے ساتھ بھلائی کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔" وہ غصہ سے چلی گئی۔

"مجھے صبح ہی بات کرنی ہی گی اس سے۔ اس سے پہلے کے زیادہ دیر ہو جائے۔۔۔" داؤد نے خود کلامی کی اور دھیان ٹی وی کی طرف لگا لیا جہاں پر کوئی ٹاک شو چل رہا تھا۔

"مس عائشہ آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔؟" داؤد اس کو روڈ کر اس کرنے کی بجائے سڑک کے کنارے کھڑا دیکھ کر اس کی طرف چلا آیا۔

"روڈ کر اس کرنے کے لئے کھڑی ہوں۔۔۔" عائشہ جیسے داؤد کے بچکانہ سوال پر مسکرائی

"تو پھر آپ کو شام ادھر ہی ہو جانی ہے اگر آپ اس طرح ہی روڈ کر اس کرنے کے لئے کھڑی رہیں تو۔۔۔" داؤد نے روڈ پر گاڑیوں کی رفتار دیکھتے ہوئے کہا تو عائشہ بس مسکرا دی۔

"ویسے کتنا ٹائم لگ جاتا ہے آپ کا روڈ کر اس کرتے ہوئے۔۔۔" داؤد شرارت سے پوچھنے لگا۔

"ٹریفک پر Depend کرتا ہے جب زیادہ ٹریفک نہ ہو تو پانچ دس منٹ لگ جاتے ہیں۔ اور کبھی اس سے زیادہ۔۔۔" وہ اس کی شرارت سمجھے بناتنا لگی جس پر اس نے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

"آپ پہلے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلیں۔۔۔؟ دو منٹ کا کام ہے روڈ کر اس کرنا۔

چلیں میں آپ کو روڈ کر اس کر دیتا ہوں۔

اور کوئی آٹو وغیرہ لیں گی آپ گھر جانے کے لئے۔۔؟ وہ اس کے ساتھ روڈ کر اس کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں میرا گھر ادھر پاس میں ہی ہے دس منٹ کا راستہ ہے۔۔۔" وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

"چلیں پھر میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں تھوڑی واک بھی ہو جائے گی۔۔۔" وہ روڈ کی دوسرے طرف اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"آپ کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔ میں چلی جاؤ گی۔۔۔" عائشہ جانے پہچانے راستوں کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بولی

"اور اگر میں کہوں کے میں یہ ذمہ داری خوشی سے لینا چاہتا ہوں تو پھر۔۔۔؟" داؤد نے اس کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں سمجھی نہیں۔۔۔" عائشہ نے پیچھے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں چاہتا ہوں زندگی کی ہر کراسنگ پر آپ میرا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوں۔۔۔ آپ کا ساتھ چاہتا ہوں تاکہ مشکل سفر آسان ہو جائے۔۔۔" داؤد نے پر امید نظروں سے اس کو دیکھا۔

"اور اگر میں یہ ساتھ نہ دینا چاہوں تو۔۔۔؟" وہ لا پرواہی سے بولی۔

"عائشہ میں بہت خوش رکھوں گا آپ کو آپ ایک دفعہ یقین کر کے تو دیکھیں میرا۔۔۔۔؟" وہ منت بھرے انداز میں بولا۔

"جب میں آپ کے ساتھ اس راہ پر چلنا ہی نہیں ہے تو میں آپ کو امید کا جگنو کیوں دوں۔۔۔۔؟" وہ سیریس لہجہ میں قدموں کی رفتار تیز کرتے ہوئے بولی۔

"میں وجہ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

"لیکن میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔۔" عائشہ نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

"محبت کو ٹھکرا رہی ہیں آپ۔۔۔۔ بار بار محبت در پر دستک نہیں دیتی۔۔۔۔"

"میں سارے دروازوں پر قفل لگائے بیٹھی ہوں مجھ اس دستک کی ضرورت نہیں، میں نے کبھی دروازہ نہیں کھولنا آپ کی دستک بے کار ہے۔۔۔۔" عائشہ صاف گوئی سے بولی۔

"محبت کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا کرتے۔۔۔۔" وہ التجا کرتے ہوئے بولا۔

"جب دینے والے کے پاس کچھ ہو ہی نہ تو پھر محبت کی جھولی کیسے بھرے۔۔۔۔؟ ساری عمر کی سسک سسک کر مرنے سے بہتر ہے کوئی اور درد دیکھ لیا جائے۔۔۔۔"

ایک لمحہ کو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

میری منزل آگئی ہے میں چلتی ہوں۔۔۔۔" وہ رکھائی سے کہتی ہوئی گلی کا کونا مڑ گئی۔

*

"تیرے منہ پر کیوں بارہ بج رہے ہیں۔ خیر ہے ناں جانِ من۔۔۔۔؟" حمزہ نے داؤد کو سنجیدگی سے کام کرتا دیکھ کر چوٹ کی۔

"گلتا ہے گرل فرینڈ چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔" عمر نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"اب کیوں اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں۔۔۔۔؟"

اس طرح تو ہوتا ہے ناں اس طرح کے کاموں میں۔۔۔۔۔"

افتخار صاحب نے موقع کی مناسبت سے شعر عرض کیا تو نے غصہ سے ان کی طرف دیکھا۔ تو سب نے دل کھول کر قہقہہ لگایا کیوں کے بہت کم ایسا ہوتا تھا جو داؤد سیریس ہو کر بیٹھے۔

"ویسے بھائی سچ میں گرل فرینڈ نے تو نہیں چھوڑ دیا۔۔۔۔؟" حمزہ رازداری سے پوچھنے لگا۔

"یار کچھ نہیں ہو ابس سر میں درد ہو رہی ہے۔۔۔۔" وہ چڑ کر بولا۔

"ویسے یہ درد جو ہے ناں درد سر تو نہیں لگ رہی یہ تو دردِ جاناں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔" حمزہ نے ایک دفعہ پھر تیلی لگائی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"ہاں ہے یہ دردِ جاناں فیر ہون۔۔۔۔؟" وہ بے زار لہجہ میں بولا۔

"کچھ نہیں ہوتا چیتے حوصلہ کر یہ صنفِ نازک ہوتی ہی بے وفا ہے۔۔۔۔۔" افتخار صاحب نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل تیرے لیے لڑکیوں کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔۔۔" عمر نے بھی مسکراتے ہوئے حوصلہ دیا۔

"یہ ناں لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہیں۔۔۔۔" حمزہ نے پھر ہنستے ہوئے کہا تو داؤد بے بسی سے دانت پیس کر رہ گیا وہ سب کا مذاق بناتا تھا آج خود اس کا بنا ہوا تھا صرف سنجیدہ ہو کر بیٹھنے سے وہ لوگ یہ حال کر رہے تھے اگر سچ میں ان کو اس کے ٹوٹے دل کی خبر ہو جاتی تو پتہ نہیں کیا کرتے۔

"ویسے آپ آج کچھ زیادہ نہیں صنفِ نازک کے خلاف گولہ باری کر رہے حلائکہ ان سے زیادہ وفادار میں نے روئے زمین پر کوئی اور مخلوق نہیں دیکھی۔۔۔۔" زویا ان لوگوں کو مسلسل صنفِ نازک کے خلاف بولتے دیکھ کر چپ نہ رہ سکی۔

"تو مس زویا بھی منہ میں زبان رکھتی ہیں۔۔۔" حمزہ نے شرارت سے کہا۔

"ہاں جی کوئی شک۔۔۔۔" اس نے جل کر جواب دیا۔

"تو پھر بتانا پسند کریں گی یہ مخلوق کیسے وفادار ہے۔۔۔۔" وہ بھی اسی کے لہجہ میں بولا۔

"عورت ذات کبھی بے وفا نہیں ہوتی وہ مر جاتی ہے مگر کبھی دوسرے مرد کا تصور بھی ذہن میں نہیں لاتی وہ ایک ہی در پر جان دے دیتی ہے چاہے اس کو روز سسک کر مرنا ہی کیوں نہ پڑے یہ آپ لوگ ہی ہوتے ہیں جو چار چار کر کہ بھی ایک آدھ باہر بھی رکھتے ہیں۔۔۔۔" زویا حمزہ کی طرف غصہ سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"عورت کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑتی۔۔۔ یہ تو آپ مرد لوگ ہی ہوتے ہیں جو ذرا سی رنجش تین حرف دے کر بھیج دیتے ہیں۔۔۔" نور نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ گفتگو اب رخ بدل چکی تھی۔

"مس عائشہ آپ کیا کہتی ہیں۔۔۔۔؟" داؤد جو کافی دیر سے چپ بیٹھا سب کی گفتگو سن رہا تھا کھڑکی سے باہر دیکھتی عائشہ سے بولا۔

"میں کیا کہوں۔۔۔؟"

میں بس اتنا جانتی ہوں۔۔۔

وفا کا وجود بس عورت کے وجود سے ہے۔ عورت ہے تو وفا ہے عورت نہیں تو وفا بھی نہیں ہے مجھے مجھے اختلاف ہے ان لوگوں سے جو عورت کو بے وفا کہتے ہیں عورت کا تو خمیر ہی وفا سے ہے۔۔۔۔۔۔ "اتنا بول کر پھر سے وہ باہر دیکھنے لگ گئی جیسے کوئی بہت ہی ضروری کام کر رہی ہو۔۔۔"

"میرے خیال سے یہ بے وفائی بھی یہی ذات کرتی ہے۔۔۔۔" عمر نے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مانتی۔۔۔ صنف نازک ایک دفعہ جس کے ساتھ دل جوڑ لے تو پھر مرتے دم تک نہیں ساتھ چھوڑتی۔ جب روح جسم سے جدا ہوتی ہے میرے خیال میں بس تب ہی یہ بے وفا ہوتی ہے۔۔۔۔" عائشہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ورنہ تو یہ آپ لوگ ہی ہوتے ہو جو حسین خواب دیکھا کر بھیانک راستوں میں ہاتھ چھوڑ جاتے ہو۔۔۔"

"عائشہ جو ساتھ نبھانے کے لئے ہاتھ پکڑتے ہیں وہ کبھی راستوں کی مشکلوں سے نہیں گھبرائے۔۔۔"

وہ خواب دیکھانے سے پہلے ان کو حقیقت میں ڈھالنے کا فیصلہ کر چکے ہوتے ہیں۔۔۔" داؤد اس کی بات پر تڑپ کر بولا۔

"ہاں نہیں تو۔۔ جو مرد کو پسند آجاتی ہے اس کے لیے وہ دنیا جہان ایک کر دیتا ہے اپنی محبت کو پانے کے لیے

وہ ہر قسم کی سختی برداشت کر لیتا ہے۔۔۔" افتخار صاحب نے بھی اپنا خیال ظاہر کرنا ضروری سمجھا۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔۔"

یہ مرد ذات کتنی عجیب ہوتی ہے ساری توانائیاں لگا دیتی ہے اس کے پیچھے جو ان کی محبت ہو چاہے اس محبت کے دل میں ان کے لئے ذرا سی بھی محبت نہ ہو۔ اور جو ان سے محبت کرے اس کی محبت کو پاؤں کے نیچے رول کر بڑی شان سے اکڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔" عائشہ تلخی سر مسکرائی۔

"بس کیا بول سکتے ہیں یہ اصولِ صنف مخالف ہے۔۔" زویا نے بھی عائشہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"حاصل" اور "لا حاصل" کے دائرے میں گھومتے ہمیشہ اذیت اور دکھ "حاصل" کو نصیب ہوتے ہیں اور "لا حاصل" بڑی شان سے تمام تر جذبات پر مسکراتے ہوئے حکومت کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے عمر پر نظریں جماتے ہوئے کہا تو وہ نگاہ پھیر گیا ایک تلخ مسکان عائشہ کے لبوں پر رنگ گئی۔۔۔

*

السلام علیکم!
Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"یہ مٹھائی تو ہم کھا لیتے ہیں مگر ہمیں اپنی شادی کی مٹھائی کب کھلا رہی ہو۔۔۔۔۔" بسمہ نے برفی کا بڑا سا پیس منہ میں رکھتے ہوئے سحر سے کہا۔

"کیوں تمہیں زیادہ جلدی ہے۔ میری خانہ آبادی کی۔ ابھی بس میرے پاس ہونے کی ہی مٹھائی پر گزارہ کرو۔۔۔۔۔" وہ اک ادا سے مسکرائی

"ہاں بھئی ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں اس قلو پطرہ کے نصیب میں شہزادہ گلغام کب آتا ہے۔۔۔" بسمہ کی بات پر وہ ہنستی ہی چلی گئی دل کو موہ لینے والی ہنسی۔

"بتاؤ بھی کسی نے انٹری دی زندگی میں کہ نہیں۔۔ یا کوئی جس کو دیکھ کر دل کے تار اوپر نیچے ہوئے ہوں۔۔۔" وہ زور دیتے ہوئے بولی۔

"نہ ابھی کسی کی اتنی جرت نہیں ہوئی کے وہ سحر کو سحر زدہ کر سکے۔۔۔" وہ ادبے نیازی سے بولی۔

"لوگ صحیح کہتے ہیں حسن ہو تو نزاکت آہی جاتی ہے۔۔۔ یہ غرور یہ بے نیازی تم پر اچھی لگتی ہے۔۔۔" ایمان نے اس کو ستانشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"ویسے اس شمع پر تو لاکھوں پروانے جل جانے کو تیار ہوں گے۔۔۔۔۔" بسمہ نے ایمان سے رائے لیتے ہوئے کہا

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔ تم لوگ ضرورت سے زیادہ مجھے حسین بنا رہے ہو۔۔۔" وہ اب کچھ شرماتے ہوئے بولی

"نہیں، نہیں کچھ بات تو ہے نا یوں ہی تو نہیں تھا عمر دیوانہ بنا۔۔۔" ایمان باقاعدہ بحث پر اتر آئی۔

"ہاں یار وہ تو سچ میں تمہارے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب گیا تھا۔۔۔" بسمہ ہنستے ہوئے بولی۔ تو سحر بھی مسکرا کر دیکھنے لگ گئی اس کے ان لوگوں کی فضول باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔

"ویسے میں دیکھا تھا ایک دن اس کو۔۔۔" بسمہ نے انکشاف کیا۔

"اچھا کب کدھر۔۔۔؟ سحر دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

"سپر مارٹ میں تھا شاید کچھ چیزیں لے رہا تھا۔۔۔"

"اچھا چلو اب یہ عمر نامہ بند کرو ہم اتنے عرصہ بعد ملے ہیں یہ کیا فضول باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔" سحر نے موضوع بدلا تو بسمہ اس کو اپنے سسرال والوں کے بارے میں بتانے لگ گئی جو حال ہی میں اس کو انگوٹھی پہنا کر گئے تھے۔۔۔

*

"پھر آپ کی نظر میں ہے کوئی اچھا رشتہ۔۔۔۔؟" وہ سامنے بیٹھی ہوئی خاتون سے پوچھنے لگیں جو ان کی بات پر کم اور آگے رکھے کھانے پینے کے سامان پر زیادہ توجہ دے رہی تھی۔

"ہیں تو سہی مگر لوگ سب سے پہلے یہ پوچھتے ہیں جہیز میں کیا دیں گے۔؟ لڑکے کو سلامی میں کیا دیں گے۔۔۔۔؟ اب اس گھر میں کسی افسر کا رشتہ آنے سے تو رہا۔۔۔" وہ نخوست سے ناک چڑھا کر باقاعدہ گھر کی طرف انگلی گھماتے ہوئے بولیں۔

"آپ کوشش تو کریں ناں میری بیٹی پڑھی لکھی ہے خوبصورت ہے کوئی نہ کوئی تو اچھا مل ہی جائے گا ناں۔۔۔۔" وہ حالات سے نظریں چراتے ہوئے اپنی بیٹی کی خوبیاں گنوانتے ہوئے بولیں۔

"دیکھ بہن بات صاف ہے خالی خوبصورتی سے رشتے نہیں ہوتے لوگ اور بھی بہت کچھ دیکھتے ہیں اور اس گھر میں جتنا کچھ ہے وہ صاف نظر آرہا ہے۔۔۔۔" وہ باتوں کے تیر چلانے کے ساتھ ساتھ زبان بھی چلا رہی تھی۔

"اور دوسری بات آج کل مہنگائی کا زمانہ ہے خالی محبت اور خلوص سے باتیں آگے نہیں بڑھتیں۔۔۔۔۔" وہ بہت ہی چالاکی سے گویا ہوئیں۔

www.kitabnagri.com

"یہ لیں بہن مگر کوئی اچھا سا لڑکا دیکھیے گا۔۔۔" انہوں نے چند نوٹ اس کی مٹھی میں دیتے ہوئے کہا تو وہ ان کو پرس میں رکھتے ہوئے جلد آنے کا بول کر جانے کے لیے اٹھ گئیں۔

"اماں آپ کو کتنی دفعہ بولا ہے آپ مت ایسے پیسے ضائع کیا کریں میرے لیے۔۔ جو میرے نصیب میں ہوا مجھے مل جائے گا۔۔۔" نور سے برداشت نہ ہوا تو وہ اس عورت کے جاتے ہی اماں پر پھٹ پڑی۔۔

"پر پتر کچھ اپنا حیلہ بھی تو کرنا پڑتا ہے ناں وسیلہ بنانے والی تو اس سوہنے رب کی ذات ہے۔۔۔" وہ نور کا غصہ سے سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے پیار سے بولیں۔

"اماں جنہوں نے بیٹی لے کر خوش نہیں ہونا ان کا گھر چاہے آپ دنیا بھر کی چیزوں سے بھر دیں وہ خوش نہیں ہوں گے۔۔۔" وہ اب غصہ کی بجائے آرام سے بولی۔

"اچھا بس کر اب غصہ نہ کر آئندہ نہیں کروں گی ایسے۔۔۔۔" انہوں نے بات ختم کرنا چاہی مگر نور جانتی تھی یہ بات بس وہ اس کا دل رکھنے کے لیے بول رہی ہیں تو وہ غصہ سے دھپ دھپ کرتی ہوئی اندر چلی گئی

غربت بھی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی یہ کبھی کبھی کو زندہ انسانوں کو قبر میں دفن دیتی ہے کیوں کہ جب آرزوؤں کا خون ہوتا ہے ناں تو انسان خود بہ خود مر جاتا ہے اپنے خوابوں کے ملبہ تلے سانس لینا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔

"ہیلو۔۔۔۔۔" موبائل کی ہلکی سی بیپ نے اس کی توجہ کھینچ لی جہاں ان باکس میں عمر کا میسج تھا۔ ایک لمحہ کے لئے عائشہ کے لبوں پر مسکان آئی لیکن اگلے ہی لمحہ معدوم ہو گئی۔

"کیسے ہو۔۔۔۔۔؟" عائشہ نے بھیگی آنکھوں سے ٹائپ کر کے جواب بیجھا تو کافی دیر تک موبائل کی ساکت سکریں رہی پھر تقریباً پینتالیس منٹ کے بعد موبائل پھر سے بجنے لگا وہ جو اس کی لاکھ بے مروتی اور ستم کے باوجود سراپا انتظار تھی فوراً اسے کال رسیو کر گئی۔

"تم سوئی نہیں۔۔۔۔۔؟" عمر نے بنا سلام دعا کے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔" وہ یک لفظی جواب دیتے ہوئے بولی۔

"کیوں۔۔۔۔۔؟" عمر نے حیرت سے پوچھا۔

"بس یوں ہی نیند نہیں تھی آرہی۔۔۔۔۔" عائشہ اتنا بھی نہ بتا سکی کہ ایک میسج نے اس کو سراپا انتظار بنادیا ہے کیسے ممکن تھا کہ اس کی آنکھوں میں نیند آجاتی۔

"مجھے یہ تھا تم سو گئی ہو گی تمہیں جلدی سونے کی عادت ہے ناں اس لیے۔۔۔۔۔"

"تو عادتیں بدلتے ہوئے کون سا وقت لگتا ہے۔ نیند آنکھوں سے روٹھ جائے تو پھر آسمان پر ٹکے موتیوں کو گننا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔" عائشہ بے تاثر لہجہ میں بولی کیسے بتاتی کہ عمر تم بے خبری میں ہی قاتل ہو میری نیند کے، میری مسکان کے، میرے خوابوں کے۔۔۔۔۔

"یار بڑی عجیب باتیں کرنے لگ گئی ہو تم۔۔۔"

تم سب کچھ بھول کیوں نہیں جاتی۔۔۔۔۔؟ "وہ بہت سکون سے مشورہ دیتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کس نے کہا مجھے کچھ یاد ہے۔۔۔؟ میں اپنی کتاب سے وہ صفحہ کب کا پھاڑ چکی ہوں۔۔۔۔۔" ایک آنسو پھر سے اس کے ضبط کی توہین کرتے ہوئے آنکھ سے نکل کر گال پر آگرا۔

"تو پھر اتنا بے تاثر لہجہ کیوں۔۔۔۔۔؟" وہ الجھا۔

"لہجہ بھی تو وقت کے ساتھ ہی بدل جاتا ہے ناں خیر تم بتاؤ کیسے کال کی۔۔۔۔۔" وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

"کیوں اب میں کسی کام کے لیے ہی تم کو کال کر سکتا ہوں کیا۔۔۔۔۔" وہ ناراضگی سے بولا۔

"ارے نہیں میں بس اس لئے پوچھا کافی عرصہ سے بات نہیں ناں ہوئی تو بس اسی لئے۔۔۔۔" اس نے جلدی سے وضاحت دی۔۔۔

"اچھا کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟"

"کچھ نہیں فری ہوں۔۔۔۔" وہ اپنی فیلنگز کو چھپاتے ہوئے بولی حالانکہ سچ تو یہ تھا ہمیشہ کی طرح اس کا تکیہ عمر کی یاد میں گھیرا ہوا تھا۔۔۔

"ٹائم کیا ہو ایسے۔۔۔۔؟" باتوں سے بات نکلتی رہی۔ عمر نے اچانک اس سے ٹائم پوچھا۔

"چار بجنے والے ہیں۔۔۔۔" وہ کلاک کی طرف نظر ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہیں اتنا ٹائم ہو گیا تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔۔ ایسا کرو تم سو جاؤ مجھے بھی نیند آگئی ہے۔۔۔۔" عمر نے بنا اس کے جواب کا انتظار کیے کال کاٹ دی۔

"تو تم کبھی نہیں بدل سکتے۔۔۔۔" وہ خود سے بولی وہ ایسے ہی کیا کرتا تھا ہمیشہ صرف اپنی بات منوانے والا کسی کی فیلنگز کی پروا کیے بنا اپنی سنا کر چلا جاتا۔ شاید اس کو دوسروں کے جذبات سے کھیلنا پسند تھا اس لیے بار بار عائنہ کی آنکھوں میں نمی دے جاتا۔

وہ عمر سے یہ بھی نہ بول سکی کبھی تو میری مان لیا کرو مجھے اتنا حق دے دیا کرو کہ میں تم پر حق جتا سکوں۔۔۔ اس کی آنکھوں سے ایک دفعہ پھر سے بارش ہونے لگی دل اداس پہلے ہی تھا مگر عمر کے اس رویہ نے اور اداس کر دیا۔ وہ تکیہ منہ پر رکھے بے آواز روتی رہی اور پتہ ہی نہیں چلا صبح کی کرنیں کب اپنے پر پھیلائے اس کے آنکھوں میں اتر آئیں۔

*

"پھر کیا سوچا ہے آپ نے۔۔۔؟" وہ ایک بار پھر آس کی شمع جلانے اس کے پاس آ بیٹھا۔

"کس بارے میں۔۔۔؟" وہ انجان بنتے ہوئے بولی۔

"ہمارے بارے میں۔۔۔۔" وہ مختصر بولا

"میں پہلے بھی بتا چکی ہوں آپ کا اصرار بے وجہ ہے۔۔۔۔" اس نے پی سی نظریں ہٹا کر کہا۔

"مگر کوئی وجہ۔۔۔۔"

"کچھ باتوں کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔۔۔۔" اس نے دامن چھڑانا چاہا۔

"کیا آپ کو میری محبت پر یقین نہیں۔۔۔۔؟" وہ رحم کی اپیل کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ یک لفظی جواب دے کر اگلے کی روح تک چھلنی کر گئی۔

"محبت کو ٹھکرا رہی ہیں آپ۔۔۔۔" وہ یاد دلارہا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"جانتی ہوں۔۔۔" وہ بنا اثر لیے بولی۔

"عائشہ میں کوئی فلرٹ نہیں کرنے کی کوشش کر رہا آپ سے۔۔۔۔" وہ وضاحت دیتے ہوئے بولا۔

"تو پھر۔۔۔۔؟" عائشہ تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ ایک محبت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔ تو ایک لمحہ کو عائشہ کے تیزی سے چلتے ہاتھ رک گئے۔۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔۔؟" وہ آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے ہوئے بولی۔

"کیوں کے مجھے آپ پسند ہو۔ اور شائد سچی محبت کرنے لگ گیا ہوں آپ سے۔۔۔۔۔" وہ اب ادھر ادھر نظریں گھما رہا تھا۔

"بس یہی وجہ ہے۔۔۔۔۔؟" وہ بے تاثر لہجہ میں بولی۔

"تو پھر اب بھی آپ کا وہی جواب ہے۔۔۔۔۔؟" وہ پھر سے تصدیق کرتے ہوئے بولا کہ شائد اب کی دفعہ اس کی جھولی بھر دی جائے۔

"ہاں میرا اب بھی وہی جواب ہے۔۔۔۔۔" جواب دینے والے نے سفاکی کی انتہا کر دی۔

"میں پھر بھی دستک دیتا رہو گا۔ تب تک جب تک آپ مجھے اپنے دل تک جانے کا راستہ نہیں دیں گی۔۔۔۔۔" داؤد ضبط سے بولا۔

www.kitabnagri.com

"آپ کی مراد کبھی پوری نہیں ہونی آپ کا انتظار فضول ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے وضاحت کر دی۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔۔۔" وہ پر عزم لہجہ میں بولا۔

"چلیں دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ جیسے اس کی بچگانہ بات پر ہنسی۔

داؤد نے ایک نگاہ خود کو مصروف ظاہر کرتی عائشہ پر ڈالی اور سرد آہ بھرتے ہوئے اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گیا۔

*

"میرا دل کرتا ہے میں نہ اپنا سر خود ہی پھاڑ لوں۔۔۔۔۔" وہ بنا سلام دعا کے اپنا بیگ صوفہ پر پھینکتے ہوئے بولی۔

"اچھا اب کیا ہو گیا۔۔۔؟" جنت نے اس کا سو جاہو امنہ دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ تم ہنس لو شاباش۔۔۔" عائشہ کو اس کی ہنسی زہر لگی۔

"اچھا نہیں ہنس رہی بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے پھر سے عمر نے ہرٹ کیا ہے۔۔۔" جنت اب اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"نہیں اس نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔" وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے اس بار بیچارہ آپ کے عتاب سے بچ گیا ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا کہ اگر تم سے روٹی بھی گول نہیں بنتی تو اس میں بھی عمر کا ہی قصور ہے۔۔۔۔۔" جنت مسلسل ہنس رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں مذاق سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔" عائشہ ناراض ہوتے ہوئے بولی

"اچھا میں سیریس بتاؤ اب۔۔۔۔۔" جنت نے معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کہا کیوں کہ عائشہ سے کچھ بعید نہیں تھا غصہ سے واک آؤٹ کر جاتی۔

"میرا پوزل آیا ہوا ہے اور سنڈے کو وہ لوگ آرہے ہیں۔۔۔۔۔" عائشہ رو دینے کو تھی۔

"تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔۔۔" جنت نے حیرت سے دیکھا اس کو۔

"تمہارے لیے نہیں ہے میرے لیے ہے۔۔۔" وہ دکھ سے بولی۔

"یہی تو۔۔۔ کیوں ہے تمہارے لیے بھی۔۔۔" وہ جیسے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی۔

"جنت میں عمر کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی میں اس کے علاوہ کسی کو سوچ بھی نہیں سکتی تم سمجھتی کیوں نہیں۔۔۔" اس نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔

"عائشہ ادھر میری طرف دیکھو۔۔۔؟

عمر کی زندگی میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔" وہ جیسے اس کو یاد دلا رہی تھی۔

"جانتی ہوں۔۔۔ وہ میرا نہیں ہے مگر اس دل کا کیا کرو۔۔۔ مجھے چاہے عمر نہ ملے مگر میں کسی اور کی نہیں ہو سکتی یہ دل بند ہو جائے گا جنت۔۔۔ میں نہیں کر سکتی ایسا۔۔۔ دل میں عمر کو بسا کر کسی اور کا ہاتھ نہیں تھام سکتی۔ میرے لیے عمر کے علاوہ کسی اور کو سوچنا بھی گناہ ہے۔۔۔ تم نہیں سمجھو گی۔۔۔ یہ تمہاری سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔" وہ بے بسی کے آخری کونے پر کھڑی تھی۔ اس انسان کی طرح بے بس تھی جسی کو پتہ بھی ہو کے آگے گہری کھائی ہے اور چھلانگ لگائے بنا گزرا بھی نہ ہو۔

"سمجھتی ہوں میں سب۔۔۔ سب سمجھ میں آتا ہے مجھے تمہاری بے بسی تمہارا جنون اگر میرے بس میں ہوتا تو سارے جہاں سے لڑ کر اس کو تمہارا کر دیتی مگر عائشہ ذرا سوچو محبت تم کو ہے اس سے، اس کو نہیں ہے تم سے۔ اگر اس کو تمہاری پروا ہوتی ناں تو اب تک تم اس کے نکاح میں ہوتی چھوڑ دو یوں اس کے پیچھے بھاگنا۔۔۔ خوشیوں پر تمہارا حق بھی تو ہے ناں۔۔۔۔۔ جن کو قدر نہ ہو ان کے لیے آپ اپنی جان بھی دے دو تو بھی آپ ان کے دل

میں جگہ نہیں بنایاؤ گے۔۔۔ ضروری نہیں ہر محبت کو وصل نصیب ہو۔۔ اور شادی تو کرنی ہی ہے ناں آج نہیں تو کل۔۔ اور یہ سب بھی چلتا ہی رہے گا اس لے ضروری ہے کہ خود کو خوابوں کی دنیا سے باہر نکال کر حقیقت کی دنیا میں لاؤ۔۔۔۔ "وہ اس کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔ تو عائشہ نے کوئی بھی جواب دینے سے گریز کیا سچ ہی تو بول رہی تھی جنت عمر کو سچ میں کوئی پروا نہیں تھی اور اس کا گزرا نہیں عمر کے بنا عجیب موڑ پر زندگی بھی لے آتی ہے کبھی کبھی۔۔۔

"تم یہ جاب چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔ کوئی کورس وغیرہ سٹارٹ کر لیتے ہیں ہم دونوں اور عمر سے بھی سامنا نہیں ہو گا ایسے۔۔۔۔" جنت نے پیار سے ایک نیا مشورہ دیا۔

"میں جاب نہیں چھوڑ سکتی جنت اس کو دیکھے بنا میرا گزرا نہیں ہے۔ میں اس کو دیکھ لیتی ہوں تو میری سانسیں چلنے لگتی ہیں ورنہ داؤد کی وجہ سے میں کب کی چھوڑ دینی تھی جاب۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی عائشہ۔۔۔ کبھی کبھی تم ایسے ریکٹ کرتی ہو جیسے اتنا پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ عمر کی طرف مڑ کر دیکھنا بھی نہیں ہے اور کبھی ایسے کرتی ہو جیسے اس کے بنا مر جاؤ گی۔۔ اتنا جنوں اچھا نہیں ہوتا۔۔۔۔" جنت کو وہ نیم پاگل محسوس ہو رہی تھی خدا کسی کو یوں کسی کے عشق میں پاگل نہ کرے۔

"پتہ نہیں کیا ہے بس مجھے عمر کے علاوہ کوئی دکھائی نہیں دیتا۔۔۔۔" عائشہ کا لہجہ یاسیت بھرا تھا۔

"اور عمر کو بس تم ہی دیکھائی نہیں دیتی۔۔۔۔" جنت تلخی سے بولی تو وہ کسی مجرم کی طرح نظریں جھکا گئی۔

"اور ہاں یہ داؤد کا کیا چکر ہے۔۔۔۔؟" جنت کو اچانک یاد آیا۔۔

"کوئی چکر نہیں۔۔۔ میرا کو لیگ ہے۔۔۔ اور اس کا دعواہ ہے کہ اس کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔؟" عائشہ کی نظریں مسلسل جھکی ہوئیں تھیں۔

"اور تمہیں۔۔۔۔؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی تو عائشہ نے دکھ سے اس کو دیکھا۔

"میری زندگی عمر سے شروع ہو کر عمر پر ہی ختم ہوتی ہے میں بس اتنا جانتی ہوں۔۔۔۔"

"وہ لڑکا کیا نام بتایا ہے داؤد سچ میں سیریس ہے تمہارے لئے کیا۔۔۔؟" جنت اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"پتہ نہیں، لگتا تو سیریس ہی ہے کہتا ہے نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔" وہ بے دلی سے بولی۔

"ایک بات بولوں عائشہ جو محبت نکاح کی طلب گار ہوتی ہے وہ محبت پاکیزہ ہوتی ہے ورنہ میں نے محبتوں کو سڑکوں پر رسوا ہوتے دیکھا ہے۔ جو سچ میں محبت کرتے ہیں وہ عزت کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور جو دل لگی کرتے ہیں وہ سربازار رسوا کرتے ہیں۔۔۔۔" جنت نے عائشہ کو دیکھا جو ناجانے زمین پر کیا تلاش کر رہی تھی۔

"عائشہ۔۔۔۔" جنت نے اس کو پھر سے پکارا www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔۔" وہ آہستہ آواز میں بولی۔

"محبت دستک دے رہی ہے تو دروازہ کھول دو دل کا۔ محبت کا ساتھ اور ہاتھ نصیب والوں کو ملتا ہے۔ وہ لڑکا اگر سیریس ہے تو اس کو لے کر آنے دو رشتہ۔ کہیں نہ کہیں تو شادی کرنی ہے ناں۔ تو اچھا نہیں ہے اس سے ہو جائے جو تمہیں پسند کرتا ہے ساری عمر قدر کرے گا تمہاری۔۔۔۔ ویسے بھی ہاتھ اس کا تھا مناجاہئے جو آپ سے

محبت کرتا ہوا اس کا نہیں جس سے آپ محبت کرتے ہوں۔۔۔۔۔ "جنت اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"اور میری محبت۔۔۔۔۔؟

میری محبت کا کیا۔۔۔۔۔؟ "جنت کی بات پر وہ سر اٹھاتے ہوئے بولی۔

"دیکھو یہ دنیا ہے یہاں سب ایسے ہی چلتا ہے اب تم عمر کی علاوہ نہیں کسی کو سوچ سکتی تمہاری ساری محبت عمر کی لیے ہیں ہو سکتا ہے اسی طرح داؤد کی ساری چاہتیں تمہارے لیے ہی ہوں تم ایک دفعہ عمر کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر تو دیکھو۔۔۔۔۔ "جنت اس کو کسی چھوٹے بچے کی طرح سمجھا رہی تھی۔

"یہ ممکن نہیں ہے جنت ان آنکھوں نے عمر کے علاوہ کسی کو کبھی دیکھنے کی خواہش نہیں کی۔۔۔ ان کانوں کو اس کی آواز امرت کی طرح لگتی ہے وہ میرے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کسی مرنے والے کے لیے آبِ حیات۔۔۔۔۔ "وہ اپنے تمام تر جذبے اس انسان کے نام کر رہی تھی جس کے لیے جذبات صرف ایک کتابی لفظ تھا۔

"کیوں نہیں ممکن۔۔۔۔۔ ہر چیز ممکن ہو سکتی ہے صرف یقین کامل ہونا چاہئے۔ Nelson Mandela کہتے ہیں

"It always seems impossible until

its done "

ہر چیز تب تک ہی ناممکن لگتی ہے جب تک وہ ہو نہیں جاتی صرف ارادہ کرنے کی بات ہے سب ٹھیک ہو جائے گا اگر تم عمر حیات کو اپنی حیات سے نکال دو تو۔

دوسری بات یہ کہ ہمیں ہمیشہ اللہ سے اچھا گمان رکھنا چاہئے ہم وہی رسیو کرتے ہیں جیسا ہمارا گمان ہوتا ہے۔ اور ہم تو۔۔۔۔۔

"جنت پلزز stop it میں یہاں تمہارا وعظ سننے نہیں آئی۔۔۔۔۔" عائشہ نے جنت کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کی بات کاٹ دی۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔۔ جلتی ہو اس آگ میں۔۔۔ لیکن یاد رکھو ہر دفعہ کوئی بچانے نہیں آتا۔۔۔ اپنے عشق ک "اس ذات" کے لیے مختص کر دو یہ عشق تمہارے قدموں میں ہو گا۔۔۔ لیکن تم جانتے ہوئے یہ سب کر رہی ہو تو تم ظالم ہوئی ناں۔۔۔؟

"اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(سورة البقرہ 258)

دوسروں کو مارنا پیٹنا، ان کا حق غضب کرنا صرف یہی ظلم نہیں ہوتا اللہ کی طرف سے آنے والی آزمائش پر انسانوں کو اس کا ذمہ دار قرار دینا اور اللہ پر توکل کرنے کی بجائے انسانوں سے امیدیں وابستہ کر لینا بھی ظلم ہے عائشہ۔۔۔۔۔ وہ رب ہے وہی سب ہے۔ وہ آزمائش میں ڈال رہا ہے تو راستہ بھی وہی دیکھائے گا۔۔۔۔۔"

جنت کی بات پر وہ تھوڑی دیر سر جھکا کر بیٹھی رہی پھر اپنا بیگ اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔

*

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے کیا کرنا ہے۔ مجھے وہ پسند ہے تو مطلب پسند ہے۔۔۔۔" وہ ضدی لہجہ میں بولا۔۔

"مگر اس کو تو تم نہیں ہو پسند۔۔۔" وہ حقیقت پسندی سے بولی۔

"اس کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ شاید اس کو لگتا ہے میں فلرٹ کر رہا ہوں اس لیے وہ میری بات سننے کو تیار ہی نہیں۔۔۔" داؤد نے اندازہ لگایا۔

"ہو سکتا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتی ہو۔۔۔" ثنائی نے ایک اور نقطہ اٹھایا۔

"جو بھی مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا میں دل سے اس کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" وہ اپنی بات سے نہیں ہٹا۔

"اگر تم کہو تو میں اس سے بات کروں۔۔۔۔؟" وہ اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں تم کیا بات کرو گی اس سے۔۔۔۔؟"

میں ایک دفعہ پھر اس کا موڈ دیکھ کر بات کرو گا اس سے۔۔۔۔" وہ اس کی بات نفی کرتے ہوئے بولا۔۔

"اب کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔؟" داؤد کو والٹ اور کیز اٹھاتے دیکھ کر پوچھا۔

"خاک چھاننے۔۔۔۔" وہ مختصر کہتے ہوئے لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

"یا اللہ، اس کے دل میں رحم ڈال دے میرے بھائی کی زندگی مزید آزمائش میں نہ ڈال۔۔۔۔" وہ چائے کے برتن اٹھاتے ہوئے بے اختیار بولی۔

صبح کا منظر بھی کتنا حسین ہوتا ہے دیکھنے والوں کو تازہ دم کر دیتا ہے۔ زندگی میں شام ہی کیوں ناں چل رہی ہو صبح کی کرنیں اس شام میں بھی تھوڑی بہت روشنی چھوڑ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ صبح صبح کھڑکی کے پاس ہاتھوں میں چائے کا کپ لیے صبح کی خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی جب اس کے موبائل کی ہلکی سی بیپ ہوئی اس نے باہر کے منظر سے نظریں ہٹا کر موبائل اٹھایا تو ان باکس میں موجود دو لفظی پیغام نے اس کی روح تک تازہ کر دی۔ عمر کے گڈ مارنگ کے میسج نے اس کے لبوں پر مسکان بکھیر دی۔

"گڈ مارنگ ٹو۔۔۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے جوابی پیغام بھیجا۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔" چند لمحوں کے بعد ایک اور میسج موصول ہوا۔

"کچھ نہیں چائے پی رہی ہوں تم پیو گے۔۔۔۔۔؟" اس کی انگلیاں تیزی سے پیغام ٹائپ کر رہی تھیں۔

"نہیں یہ تمہارا ہی کام ہے صبح صبح کون پیتا ہے چائے۔۔۔۔۔" اس نے ساتھ میں سائل سینڈ کی۔

"میں پیتی ہوں ناں۔۔۔۔۔" وہ بھی ہنسی۔

"چلو ٹھیک ہے پھر تم چائے پیو میں چلا۔۔۔۔۔" پیغام کھولتے ہی اس کا منہ بن گیا۔

"کہاں اب۔۔۔۔۔؟" عائشہ نے تیزی سے پیغام سمجھا۔

مگر سکرین ساکت تھی جانتی تھی اب اس کا جواب نہیں آئے گا اور یہی بات عائشہ کو دکھ بھی دیتی تھی اور غصہ بھی دلاتی تھی اس کا جب دل کرتا جتنی دیر دل کرتا وہ بات کرتا وہ کیا چاہتی ہے اس کی کبھی پروا نہیں کی اس نے

۔ وہ بات کرنا چاہتی تھی مزید۔۔ مگر اس کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہونا تھا۔ اس نے بے دلی سے چائے کا کپ اٹھا کر ٹیبل پر رکھا کیوں کہ چائے کی طلب اب ختم ہو چکی تھی صبح صبح آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔۔

"اب تمہارا آگے کیا پلان ہے۔۔۔" وہ مزے سے چپس کے ساتھ انصاف کر رہی تھی تو ماما نے پوچھ لیا۔۔

"پلان کیا ہونا ہے۔۔ PHd کرنی ہے اب نیکسٹ۔۔" وہ آرام سے صوفہ پر ٹانگے رکھتے ہوئے بولی۔

"یعنی کے تمہارا شادی کرنے کا کوئی پلان نہیں ہے ساری عمر اب پڑھتے ہی رہنا ہے۔۔" وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگیں۔

"نہیں نہیں ماما ابھی آفس بھی جوائن کرنا ہے مجھے پاپا کا۔۔" وہ ان کے گلے کے گرد پیار سے بازو جامل کرتے ہوئے بولی۔

"تم نہ بہت ڈرامے باز ہو گئی ہوئی ہو۔۔" وہ اس کی اس ادھر قربان ہوتے ہوئے بولیں تو سحر زور زور سے ہنسنے لگ گئی۔

"اچھا پھر اس کی کوئی خبر ملی۔۔۔؟" وہ یک دم تجسس سے پوچھنے لگیں۔

"نہیں ماما میں آگئی ہوں نا اب تلاش کر لوں گی اس کو۔۔" وہ پر اعتماد لہجہ میں بولی

"اتنا اعتماد۔۔۔؟ بیٹا دھیان سے کہیں یہ advanture مہنگا ہی نہ پڑ جائے۔۔۔" وہ فکر مندی سے بولیں

"نہیں ماما آپ دیکھے گا ایسا ویسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔" وہ یقین سے بولی تو وہ مسکرا دیں۔۔۔

"عمر مجھے تم ہما کی طرف چھوڑ دو گے۔۔۔؟" انہوں نے موبائل پر مصروف عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں خیر ہے۔۔۔؟ صبح صبح ہی جانے کا ارادہ ہے۔۔۔؟" وہ وہی لیٹے لیٹے پوچھنے لگا۔

"ہاں خیر ہی ہے عائشہ کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں تو ہما کی کال آئی تھی کے آپ بھی آجائیں تھوڑا ایزی محسوس ہو گا ان کو۔۔۔" انہوں نے مصروف لہجہ میں جواب دیا۔

"ہیں۔۔۔۔؟"

عائشہ کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔۔؟" وہ یک دم اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب چل رہے ہو یا نہیں۔۔۔۔؟" وہ چادر درست کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

"او تو یہ وجہ تھی عائشہ کے رونے کی۔۔۔" وہ اس کا پارک والا رویہ یاد کرتے ہوئے خود سے بولا۔

"مجھ سے کچھ کہا ہے۔۔۔" انہوں نے اس کو اس طرح بولتے دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ مختصر جواب دے کر چپ ہو گیا۔

"ماما۔۔۔۔" وہ چند لمحوں کے بعد پھر سے بولا۔ تو انہوں نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا۔

"مجھے عائشہ پسند ہے۔۔۔۔" وہ دھیمے لہجہ میں بولا۔

"کیا۔۔۔؟" ان کا چادر درست کرتا ہاتھ رک گیا۔

"میں اس کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" وہ ہمت کر کے بول ہی پڑا۔

"مگر ابھی تمہارا کیریئر۔۔۔؟"

تم اس پوزیشن میں ہو کے شادی کر لو۔۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگیں۔

"ماما میں ابھی کون سا شادی کرنے کا بول رہا ہوں۔۔۔ ابھی صرف میں اس کو اپنے نام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" وہ جلدی سے صفائی دیتے ہوئے بولا۔

"اور عائشہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے۔۔۔؟" وہ اب آرام سے بیٹھ کر پوچھنے لگ گئیں۔

"پتہ نہیں۔۔۔ لیکن مجھ اتنا پتہ ہے کہ وہ مجھے پسند ہے۔۔۔۔" وہ عائشہ کا دامن صاف بچا گیا۔

"چلو ٹھیک ہے میں کروں گی بات۔۔۔۔" وہ پیار سے بولیں۔

"بہت بہت شکریہ ماما۔۔۔۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

"ماں باپ کو بچوں کی خوشی سے آگے کچھ نہیں ہوتا پاگل زندگی تم نے گزرائی ہے ہم تمہاری پسند کو اول ترجیح دیں گے۔۔۔" وہ اس کے اس طرح خوش ہونے پر ہنستے ہوئے بولیں۔

"چلو اب چلیں۔۔۔۔؟" وہ اس کو ابھی تک بیٹھا دیکھ کر بولیں۔

"جی ماما چلیں۔۔۔۔" وہ جٹ سے اٹھ گیا اور بانیٹک باہر نکالنے چلا گیا۔

*

"عائشہ تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔؟"

ایسا کرتی ہوں میں تمہارے کپڑے نکال دیتی ہوں تم شاور لے لو۔۔۔" ہما بھابھی عائشہ کو یوں ہی بیڈ پر ساکت بیٹھے دیکھ کر بولیں مگر وہ تو جیسے ادھر ہے ہی نہیں تھی۔

"عائشہ۔۔۔؟"

کیا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ اس کا اب کندھا ہلاتے ہوئے بولیں۔

"ہاں۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔" وہ یک دم حقیقت کی دنیا میں واپس آئی۔

"ایسا کرو تم شاور لے لو میں تمہارے کپڑے نکال دیتی ہوں۔۔۔۔" وہ الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بولیں۔

"میں نکال چکی ہوں کپڑے آپ رہنے دیں۔۔۔۔" اس نے جلدی سے جھوٹ بولا وہ بس ابھی تنہائی چاہتی تھی خود کو سمجھانا بھی تو تھا۔

www.kitabnagri.com

"چلو ٹھیک ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر۔۔۔۔" وہ چلی گئیں تو اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔

انسان بھی کتنا بے بس ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔ نہ جی سکتا ہے نہ مر۔ وہ بھی ایسی ہی بے بسی سے گزر رہی تھی عمر کا روگ ساری عمر کے لیے دل میں کسی مقدس شے کی طرح سجا کر رکھ تو سکتی تھی مگر اس دل کے اندر کسی اور کی مداخلت گوارہ نہیں تھی کر سکتی۔۔۔

"عمر تم قاتل ہو۔۔ میری مسکان، میرا سکون، میرا چین میری زندگی سب کچھ نکل گئے ہو تم اور اس جرم کی سزا تمہیں دنیا کی کوئی عدالت کوئی جج نہیں دے سکتا۔۔ کیوں تمہارے ہاتھوں پر تو میرا ظاہری خون نہیں ہے ناں۔۔۔ دنیا کو ظاہری چیزوں کو دیکھتی ہے۔ کیا پتہ ہوتا ہے کتنے ہی ہنستے ہوئے چہرے اندر سے مرچکے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے دروازہ کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھ گئی۔

"آ بھی جاؤ عائشہ۔۔۔

وہ لوگ کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔" ہما بھابی نے تیسری دفعہ دستک دی تو اس نے مردہ قدموں سے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔
"ہو گئی ہو تیار۔۔۔؟

اب چلیں۔۔۔۔؟" وہ ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہنے لگیں جو بلیک سوٹ کے ساتھ ریڈ دوپٹہ لئے ہمیشہ کی طرح بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے مسکراہٹ سے عاری چہرہ لئے کھڑی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔" وہ ان کے پیچھے قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"آپ نے بات کی تھی۔۔۔۔؟" وہ ابھی آکر بیٹھی ہی تھی کہ عمر نے بے صبری سے پوچھا۔

"کون سی بات۔۔۔۔؟" وہ انجان بنتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

"میری اور عائشہ کی۔۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"کی تھی اب وہ لوگ آپس میں مشورہ کر کے ہی جواب دیں گے ناں۔۔۔" انہوں نے ہلکے سے اس کے سر پر چیت لگائی۔

"تمہاری ہوئی ہے عائشہ سے اس سلسلہ میں بات۔۔۔؟"

"نہیں ماما ابھی اس کو نہیں پتہ۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا پتہ نہیں اب کیا ہنگامہ کرے گی پاگل لڑکی

"رحم کھا رہے ہو مجھ پر۔۔۔؟"

"نہیں چاہئے مجھ بھیک میں ملی ہوئی محبت۔۔۔؟" وہ اس پر چیختے ہوئے بولی۔

"تمہیں کس نے کہا میں رحم کھا رہا ہوں تم پر۔۔۔؟" عمر نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

www.kitabnagri.com

"یہ رحم نہیں تو کیا ہے اور اتنی جلدی کسی کو محبت تھوڑی ہوتی ہے کسی سے۔۔۔؟" عائشہ اپنی آنکھوں کو اپنے

ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے بولی۔ تو عمر مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگا غصہ میں اس کی ناک سرخ ہو کر نمایاں لگنے لگی۔

"میں جانتی ہوں تم سحر کو پسند کرتے ہو۔ مجھ پر یہ احسان مت کرو کہ میں ساری زندگی اس احسان کے ملبہ تلے دب کر آنکھیں ہی ناٹھا سکوں۔ ویسے بھی تمہارا میرا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔" آج وہ سارے حساب خود سے طے کیے بیٹھی تھی۔

"اچھا تم کیسے بول رہی ہو کہ ہمارا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔
"دیکھو ناں کہاں تم کہاں میں۔۔۔"

تم عالم چنا کے دوسرے بھائی اور میں ایک عام اسی لڑکی۔۔۔

تم اتنے ذہین و فطین اور مجھے چھوٹی سی بات سمجھنے میں بھی کئی ہفتے لگ جاتے ہیں۔

اور سب سے اہم بات ہماری انڈرسٹنڈنگ بالکل بھی نہیں ہے یاد کرو کبھی ہم دونوں نے ہفتہ بھر ہی سہی صلح سے بات کی ہو سارا سال ایک سرِ جنگ چلتی رہتی ہے ہمارے درمیان۔۔۔" وہ حقیقت پسندی سے بولی

"اچھا کسی سے شادی کرنے کے لیے ان سب پوائنٹس کو دیکھنا پڑتا ہے کیا۔۔۔؟" وہ اس سے الٹا سوال پوچھنے لگا۔
www.kitabnagri.com

"شائد۔۔۔۔" وہ نا سمجھی سے بولی۔

"اور ان سب باتوں کو جانتے ہوئے بھی تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔" وہ اس پر نظریں جماتے ہوئے بولا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

"عائشہ ادھر دیکھو بات کیا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔ میں مانتا ہوں مجھے محبت نہیں ہے تم سے لیکن مجھے امید ہے ہو جائے گی کیوں اتنے عرصہ میں سب سے زیادہ تمہیں میں نے مس کیا تمہاری باتیں اور تم مجھے یاد آتی تھی تمہارے رشتہ کا سن کر میرے دل کو کچھ ہوا مجھے نہیں پتہ اب یہ کون سا جذبہ ہے۔۔۔۔۔" عمر کے الفاظ میں اس کی سچائی نظر آرہی تھی۔

"تم ہر دفعہ مجھے اپنا عادی بنا کر چھوڑ جاتے ہو۔۔۔۔۔" وہ شدت سے رو پڑی۔

"واپس بھی تو پھر تمہارے پاس ہی آتا ہوں نا۔۔۔۔۔؟" وہ اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا

"مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔" آنسو اب ٹپک ٹپک کر عمر کے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔

"کس بات سے۔۔۔۔۔؟" وہ پانی کو اپنے ہاتھوں پر دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم پھر سے چھوڑ گئے تو۔۔۔۔۔؟" دل کا وہم زبان پر آ گیا۔

"نہیں جاؤں گا بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔" وہ پیار سے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا

"محبت بھی کرتی ہو اور بھروسہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔" وہ ہلکا سا ہنسا

"بس تم کو کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"اسی لیے تو خود کو تمہارے حوالے کر رہا ہوں سنبھال کر رکھ لینا مجھے۔۔۔۔۔" وہ محتوظ ہوتے ہوئے بولا۔

"بس تمہیں میرا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ کر لو گی نا انتظار۔۔۔۔۔؟" وہ آس سے پوچھ رہا تھا۔

"تم کہو تو ساری عمر بھی انتظار کر سکتی ہوں۔۔۔" وہ آس کو یقین میں بدلتے ہوئے بولی۔

"ماما بہت جلد ان ہاتھوں میں میرے نام کی انگوٹھی پہنا کر جائیں گی۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

"مگر میں تمہارے نام کی انگوٹھی نہیں پہننا چاہتی۔۔۔۔" وہ لبوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے بولی۔

"میں سمجھا نہیں۔۔۔۔" عمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں کچی ڈور کی بجائے نکاح کی مضبوط ڈور میں اپنا رشتہ جوڑنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ بنا نظریں ملائے بولی۔

"اچھا تو پکے دھاگے سے باندھ لینا چاہتی ہو مجھے۔۔۔" وہ ہنسا۔

"ہاں مجھے کچے رشتوں پر اعتبار نہیں ہے۔۔۔ رخصتی چاہے دس سال بعد کروالینا۔۔۔" عائشہ کی آنکھوں میں پھر سے نمی آئی۔

"ٹھیک ہے سوچ لو ہو سکتا ہے میں پھر ارادہ بدل لوں اسی ٹائم تمہیں لے جاؤں پھرنا کہنا بتایا نہیں۔۔۔۔" وہ

www.kitabnagri.com

شرارت سے بولا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"چلو اب چلیں۔۔"

کافی آنسو ضائع ہو گئے ہیں تمہارے کنٹین پر جا کر کولڈ ڈرنک پیتے ہیں تاکہ پانی کی کمی نہ ہو۔۔۔۔" وہ پارک کے کنٹین کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بولا تو عائشہ نے ایک مکار سید کیا اسے۔

"عمر حیات بچ جاؤ میرے ہاتھوں سے۔۔۔" وہ ہنسی۔ پارک کا ہر پتہ پتا اس کو دل سے مسکراتے دیکھ کر مسکرا دیا۔

*

"آپ رہنے دیں آج میں چائے خود بناؤ گی۔۔۔" چاچا اشرف چائے کا پوچھنے آئے تو وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔
چہرے کی گلابی اس کے بہت زیادہ خوش ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔

"خیر ہے آج بہت خوش لگ رہی ہو۔۔۔؟" نور اس کا یوں کھلتا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"ہاں میں سچ میں بہت خوش ہوں۔۔۔" وہ پھر سے مسکرا دی داؤد نے ایک نظر اس کے مسکراتے چہرے پر
ڈالی اور مسکرا دیا۔

"کہیں کوئی پرائز بانڈ تو نہیں نکل آیا۔۔۔" حمزہ نے شرارت سے کہا۔

"کیوں بندہ ویسے خوش نہیں ہو سکتا کیا۔۔۔" اس نے جل کر کہا۔

"ہو سکتا ہے جب ایک شکل پر مسلسل بارہ بجے ہوئے دیکھنے کی عادت پڑ جائے تو پھر یہ مسکان یہ لالی دیکھ کر دال
میں کچھ کالا نظر آتا ہے۔۔۔" نور ناچاہتے ہوئے بھی طنزیہ لہجہ اپنا گئی۔

"بھئی دال پک کر آپ لوگوں کے سامنے ہی آئی ہے ناں اتنی بے صبری کیوں۔۔۔؟" عمر اس کی سائیڈ لیتے
ہوئے بولا تو اس نے تشکر سے اس کو دیکھا۔

"تم چائے بنانے جا رہی ہو شاید۔۔۔" نور داؤد کو یوں عائشہ پر نظریں جمائے دیکھ کر نور سے بولی تو وہ بنا اس
کے لہجہ کانوٹس لئے کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔

*

"ماما عائشہ لوگوں کی طرف سے کوئی جواب آیا۔۔۔؟" وہ چاول کی ٹرے اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔

"ماما اس کو کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے۔۔۔" مہک نے اس یوں بے صبری سے پوچھتے دیکھ کر کہا۔

"میں ماما سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔"

اس نے منہ چڑایا مہک کو دیکھ کر۔

تو ماما میں سوچ رہا ہوں منگنی کی بجائے اگر ہم نکاح کی رسم رکھ لیں تو۔۔۔۔؟" وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"عمر تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بات کر رہے ہو تم بھی ادھر ہی ہو اور عائشہ بھی ادھر ہی ہے۔۔۔۔" ان کو عمر کی بے صبری دیکھ کر حیرت ہوئی۔

"ماما میں بس چاہتا ہوں یہ کام جلد سے جلد ہو جائے۔۔۔ مجھے کچے دھاگوں پر یقین نہیں ہے۔ رخصتی جب آپ کہیں گی تب۔۔۔ ابھی پلیز میری بات مان لیں۔۔۔" وہ کھانا چھوڑ کر ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا تو انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلا دیا۔
www.kitabnagri.com

"مجھے یقین نہیں آ رہا عمر کیا سچ میں میرا نام تمہارے نام کے ساتھ جڑنے جا رہا ہے۔۔۔۔" عائشہ خوشی سے سفیدے کے درخت کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اسٹام پیپر پر لکھوا کر دے دوں پھر یقین آجائے گا۔۔۔؟" عمر نے اپنے لمبے قد کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لپک کر سفیدے کی ایک ٹہنی توڑ لی۔۔

"عائشہ عمر، کتنا اچھا لگے گاناں میرے نام کے ساتھ تمہارا نام۔۔۔" اس نے آنکھوں میں امید اور خوشی کے بہت سارے جگنو لیتے ہوئے عمر کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔

"بہت اچھا لگے گا پاگل لڑکی۔۔۔" وہ ٹہنی اس کے سر میں پیار سے مارتے ہوئے بولا۔

"آنے والا جمعہ میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہو گا۔۔۔" وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی جمعہ کو سب کے مشترکہ فیصلہ سے ان کا نکاح رکھا گیا تھا

"اچھا سرخ جوڑا بجواؤں گا وہی پہننا۔۔۔" وہ دھیرے سے بولا تو اس نے جٹ سے آنکھیں کھول کے عمر کی طرف دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا تم ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔؟" وہ ناراضگی سے بولا۔

"یہ سڑی ہوئی شکل اور رومینٹک باتیں کچھ combination نہیں بن رہا۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ سے ٹہنی لیتے ہوئے ہنستی چلی گئی۔ وہ اس کو نظر بھر کر دیکھنے لگ گیا آج سے پہلے کبھی اس نے اتنا خوش عائشہ کو نہیں تھا دیکھا۔۔

"گھر میں بیٹھ بیٹھ کر تم بور نہیں ہوتی۔۔۔" ایمان اس کے سر پر تقریباً چیختے ہوئے بولی۔

"نہ بالکل بھی نہیں۔۔۔۔" سحر کا اطمینان قابل دید تھا۔

"نہیں تمہیں نظر لگ جاتی باہر کی ہوا صحت کے لیے اچھی ہوتی ہے۔۔" ایمان دھپ سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اگر لگ گئی تو۔۔۔۔؟" وہ ریموٹ ہاتھ میں لئے چینل چینج کرتی بے نیازی سے بولی۔

"تو میں آکر تمہاری نظر اتار دوں گی۔۔۔۔؟" ایمان اب کی دفعہ غصہ سے بولی۔

"ارے آپ کو غصہ آرہا ہے۔۔۔۔" سحر اس کی شکل دیکھ کر ہنسی

"اچھا چلو کدھر جانا ہے۔۔۔۔" ایمان کی منہ بناتے دیکھ کر وہ مسکرا کر بولی۔

"پیزا کھانے چلتے ہیں یار۔ بڑی مدت ہو گئی ہے پیزا کی شکل تک نہیں دیکھی۔۔۔۔" ایمان نے اس طرح کہا جیسے واقعی کبھی پیزا نہ کھایا ہو۔

"پوری ڈرامے باز ہو میں 10 منٹ میں ریڈی ہو کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں" سحر ہنستے ہوئے تیار ہونے کے لیے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

"مذاق نہ کریا۔۔۔۔" حیدر نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے۔

"لو تمہیں لگتا ہے میں مذاق کر رہا ہوں۔۔۔۔؟" عمر مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"یہ نہ ہو جمعہ کو ہم آجائیں اور تم کہو اسٹور روم کی صفائی کروانی ہے ابھی۔ مٹھائی بعد میں سہی۔۔۔۔" حیدر نے بری شکل بنائی۔

"ویسے عمر مجھ بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔۔" دانیال نے بھی حیدر کا ساتھ دیا

"یار سچ بول رہا ہوں جمعہ کو ہمارا نکاح ہے۔ چاول کھانے کا موڈ ہو تو آجانا۔۔۔۔" عمر اب تپ گیا۔

"تو اب دولہا میاں کو غصہ آرہا ہے۔۔۔۔؟" حیدر نے پھر سے نوٹس کی کرنی شروع کر دی۔

"اچھا چل یہ بتانہ یہ معجزہ کیسے ہوا۔۔۔ تیری ملکہ جذبات نے ہنگامہ نہیں کیا۔۔۔۔؟" دانیال اب سیریس ہوا

--

"بس یار ہو گیا یہ مت پوچھو کیسے ہوا۔۔۔" عمر کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"چلو اچھا ہو گیا۔ اللہ اب تمہیں اس کے عتاب سے بچائے۔۔۔" حیدر نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا دی۔

"چل نوٹس کی۔۔۔۔ جلدی سے یہ ختم کر۔۔۔۔ مجھے ذرا شاپنگ مال تک جانا ہے۔۔۔۔" عمر اس کے سامنے رکھے

www.kitabnagri.com

پیزا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"عائشہ کے لیے کچھ خریدنا ہو گا۔۔۔؟ چل جانو کیا یاد کرے گا۔ اٹھ چلتے ہیں۔۔۔۔" وہ پیزا کا باقی پیس ہاتھ

میں پکڑتے ہوئے بولا۔ تو عمر اور دانیال اس کے ساتھ ہنستے ہوئے اٹھ گئے۔۔۔

"رک رک۔۔۔ وہ دیکھ۔۔۔۔؟" حیدر کے منہ میں جیسے پیزا کا پیس پھس گیا۔ عمر اور دانیال نے اس کی نظروں

کے تعاقب میں دیکھا۔

"یہ تو سحر ہے۔۔۔۔۔" عمر نے سامنے سے آتی ایمان اور سحر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو قدم بہ قدم ان کے نزدیک آرہی تھی۔

"ہائے عمر تم۔۔۔؟"

کیسے ہو۔۔۔؟ "ایمان چہکتے ہوئے بولی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔" عمر جو دم سادھے سحر کی طرف دیکھ رہا تھا ایمان کی آواز پر حقیقت کی دنیا میں آیا۔

"تم لوگ کیسے ہو۔۔۔۔۔؟" عمر کو اس طرح دیکھ کر۔ دانیال کو داخل اندازی کرنی پڑی۔

"ہم بھی ٹھیک ہیں آؤناں بیٹھتے ہیں اتنے عرصہ بعد ملے ہیں۔۔۔۔۔" ایمان پھر سے بولی سحر ابھی تک خاموش کھڑی تھی وائٹ شرٹ کے ساتھ لائٹ اور بنج رنگ کا دوپٹہ لیے وہ خاموش کھڑی دل میں اتر رہی تھی۔

"نہیں پھر کبھی سہی۔ ایکچولی عمر کا نکاح ہے نیکسٹ فرائیڈے تو ہمیں شاپنگ کے لئے جانا ہے۔۔۔۔۔" دانیال نے خاص عمر اور نکاح پر زور دیتے ہوئے کہا تو سحر نے ایک لمحہ کے لیے نظریں اٹھا کر دیکھا عمر کو۔ تو عمر بے ساختہ نظریں چرا گیا۔

www.kitabnagri.com

"چلو عمر دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" دانیال اس کو تقریباً بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے بولا وہ جوا بھی تک ٹرانس کی کیفیت میں تھا دانیال کے ساتھ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوا آگے کو بڑھ گیا۔

*

(جاری ہے)

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے
سے گریز کیا جائے۔